رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵

قادیان

روزنامہ

# الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۔ قیمت ششماہی بیرون ہند

| نمبر ۸۰ | مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء | یوم پنجشنبہ | مورخہ ۴ رجب ۱۳۵۴ھ | جلد ۲۳ |
| --- | --- | --- | --- | --- |



فہرست مضامین

احرار کا فوجی نظام صـ۳

قصیدۂ شاہ نعمت اللہ ولی کے متعلق غلط بیانیوں کا جواب صـ۴

چین میں عیسائیت صـ۵

مسلمانان لاہور کی گیارہ انجمنوں کا متفقہ ... کی درخواست صـ۱۰

اعلان صـ۸ بنظر علی صاحب

تحریک جدید میں خواتین قادیان کا حصہ

اشتہارات صـ۱۱

خبریں صـ۱۲




## مدینۃ المسیح

قادیان یکم اکتوبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج سے بعد نماز عصر حضور نے سورۂ فاتحہ سے قرآن مجید کا درس دینا شروع فرمایا ہے

لوکل جماعت چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی میں مصروف ہے

یکم اکتوبر سے قادیان آنے اور جانے والی گاڑیوں کے اوقات میں کسی قدر تبدیلی ہو گئی ہے۔ قادیان سے روانہ ہونے والی گاڑیوں کے اوقات ۵-۴۵ - ۶ - اور ۱۰ - ۱۵ اور ۲۵ - ۱۸ ہیں۔ اور آنے والی گاڑیوں کے اوقات ۳۷ - ۱۰ اور ۱۲ - ۱۷ - اور ۱۵ - ۲۱ ہیں:۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### موت کو اپنے قریب سمجھو

(فرمودہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

"قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان کو جو چیز مضر ہوتی ہے ایک دو بار کے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن ہر روز موت کی وارداتیں ہوتی ہیں اور جنازے نکلتے ہیں۔ مگر ان موتوں سے یہ عبرت حاصل نہیں کرتا۔ حالانکہ اس سے بڑھ کر اور کون ناصح ہو سکتا ہے اگر کلکتہ یا لاہور، یا دوسرے بڑے شہروں میں جو مردے مرتے ہیں سب کے سب ایک دروازہ سے نکلیں۔ تو کیا ہیبت ناک نظارہ ہو۔ پھر بعض اوقات انسان ایسی خطرناک امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ کہ کوئی تدبیر اور علاج کارگر نہیں ہوتا۔ اور کوئی پیش نہیں جاتی۔ میں نے بعض مسلول اس قسم کے دیکھے ہیں۔ کہ ایک ایک پیالہ پیپ کا ان کے اندر سے نکلتا تھا۔ اور اس پر بھی ان کو خیال ہوتا ہے۔ کہ وہ زندہ رہیں گے۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس کی یہی حالت تھی صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں اس کی رہ گئی تھیں۔ باوجود اس حالت کے وہ سمجھتا تھا۔ کہ میں زندہ رہونگا۔ اور ایسا ہی ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میرے پیٹ میں ایک رسولی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور پاخانہ کی راہ کو بند کرتی جاتی ہے وہ بیان کرتا تھا۔ کہ میں جس ڈاکٹر کے پاس گیا ہوں۔ تو اس نے یہی کہا ہے کہ اگر مجھے یہ بیماری ہوتی تو گولی مار کر خودکشی کر لیتے۔ آخر وہ بیچارا اسی مرض سے مر گیا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ سب سے زیادہ سخت دلی انسان کی امیدوں پر ہوتی ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ بلکہ صبح ہوتی تو ان کو امید نہیں رہی۔ کہ شام ہوگی۔ اور اگر شام ہوتی ہے تو ان کو امید نہیں رہی کہ صبح تک زندہ رہیں گے۔ انہوں نے ہمیشہ موت کو قریب سمجھا ہے"

(الحکم ۱۷-۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

# اعلانِ احمدیت

بندہ سید گلاب شاہ بخاری ولد سید فضل شاہ صاحب سکنہ لکھن وال تحصیل و ضلع گجرات پنجاب حال سٹور کیپر انڈین ملٹری ہسپتال چترال محض خدا تعالےٰ کے فضل اور اپنی رضا و رغبت سے عرصہ تین سال سے اپنے تمام سابقہ بیہودہ عقیدے چھوڑ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد کے علاوہ مہدی مسیح موعود اور ظلی نبی مان رہا ہے۔ مگر چند وجوہات کے سبب اعلان نہ کر سکا۔ آج میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب مجدد مہدی۔ مسیح موعود اور ظلی نبی ہیں۔ میں آپ کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتا ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوتا ہوں ناظرین میری استقامت کی دعا فرمائیں۔

احقر العباد۔ سید گلاب شاہ بخاری سٹور کیپر۔ انڈین ملٹری ہاسپٹل چترال ؛

## ایک غیر احمدی دوست کے ۲ خواب

عبد الرحمن صاحب دُرّانی کو چنگ ڈیپارٹمنٹ پٹنہ ہائی کورٹ نے جو ابھی جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہوئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنے حسب ذیل دو خواب بغرض تعبیر ارسال کئے ہیں۔

دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب اُتر سے دکھن کی طرف مسجد میں سفید لباس پہنے جا رہے ہیں۔ اور آپ انکے آگے آگے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے آپ کو چند ہدایتیں دیں۔ جن میں گاندھی جی کے متعلق بھی کچھ کہا۔ جنہیں میں بھول گیا۔ میں نے حضرت مرزا صاحب سے کہا۔ آپ کے صاحبزادے آپ کے آگے آگے کیوں چلتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اس کا معقول جواب دیا جس کا مفہوم میرے دماغ میں ہے۔ مگر الفاظ بھول گیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ بعض باتیں بادی النظر میں خراب معلوم ہوتی ہیں۔ مگر حقیقت ان کی اور ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ میں تبلیغی کام سے ایک دم کے لئے بھی غافل نہیں ہوا۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنے بیٹے خان بہادر کو تبلیغ کی۔ اور میں کامیاب ہو گیا ؛

اسی طرح ایک دفعہ دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب تشریف لائے اور مجھ سے کہا۔ کہ دنیا میں جتنے کلام ہیں۔ دو طرح کے ہیں۔ ایک کلام تو وہ ہے۔ جس کے پڑھنے اور سُننے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے دل غافل ہوتا ہے۔ اور ایک کلام وہ ہے۔ جسکے پڑھنے سے دل میں خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر تم کو میرا کلام پڑھنے سے خدا کی محبت معلوم ہو۔ تو تم مجھ پر ایمان لاؤ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ تعبیرات تو ظاہر ہیں۔ کہ سچے دل سے احمدیت میں داخل ہونا چاہیئے ؛

## خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

### یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

| نمبر | نام | ضلع |
|---|---|---|
| ۱ | محبوب علی صاحب | ضلع لاہور |
| ۲ | عائشہ بی بی صاحبہ | " گوجرانوالہ |
| ۳ | محمد حسین صاحب | " " |
| ۴ | محمد شفیع صاحب | " سیالکوٹ |
| ۵ | رحمت علی صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۶ | عطاء اللہ صاحب | " " |
| ۷ | سردار علی صاحب | " " |

## اعلانِ نکاح

کل ۳۰ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نکاح کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل دو نکاحوں کا بھی اعلان کیا۔

۱۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب خلف حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کے ساتھ پڑھا۔

۲۔ چودھری مظفر الدین صاحب قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر رشیدہ بیگم بنت سردار کرم داد خان صاحب کے ساتھ ہوا۔

احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان تعلقات کو جانبین کے لئے مبارک کرے ؛

## بھوماں وڈالہ میں جلسہ

۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر کا جلسہ ہو گا۔ آریہ سماج مجیٹھہ سے مناظرہ کا امکان ہے۔ اس لئے ارد گرد کے احمدی احباب ضرور تشریف لائیں۔ انتظام خوراک منجانب انجمن ہو گا
محمد الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

## درخواستہائے دعا

(۱) مولوی سید محمد صاحب قریشی اپنے گاؤں کوٹلی گل محمد ضلع سیالکوٹ میں اکیلے احمدی ہیں۔ آپ نے پچھلے سال بمقام لائل پور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ جب سے آپ اپنے گاؤں میں گئے ہیں۔ مخالفت کا بازار گرم ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خداوند کریم ان کی تبلیغی کوششوں کو بار آور کرے۔
خاکسار پیر احسن صدیقی از گوجرہ (۲) میرا بھتیجا منظر حسین جو میرے بڑے بھائی مظہر حسین صاحب مرحوم کا ایک ہی لڑکا ہے۔ پائیمہ کی بیماری میں نو مہینے سے مبتلا ہے۔ اس کو بڑے بڑے پھوڑے جسم کے ہر حصہ میں یکے بعد دیگرے نکلتے رہے۔ اور ہر پھوڑا کلوروفارم دے کر چیرا جاتا رہا۔ دو چار زخم اچھے ہوئے تو دو چار نئے ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ اب اس قدر کمزور ہو گیا ہے۔ کہ اشارے سے بولتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ر رجب ۱۳۵۴ھ

# احرار کا فوجی نظام اور حکومتِ پنجاب کے بعض حکّام

کسی حکومت کو نقصان پہونچانے۔ اس کے وقار کو تباہ کرنے۔ اور اس کے خلاف جذبۂ نفرت وحقارت پیدا کرنے میں اتنا دخل ان لوگوں کا نہیں ہو سکتا جو اپنے آپ کو کھلم کھلا اس کا دشمن ظاہر کریں۔ جتنا ان لوگوں کو ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو حکومت کے خیر خواہ اور دوست بتاتے ہیں۔ حکومت کے نمک خوار ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی بے تدبیری کی وجہ سے یا کسی بغض وعداوت کے باعث اس طاقت اور قوت کو جو حکومت کے استحکام کی خاطر انہیں ملی ہوتی ہے حکومت کے وفاداروں کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح حکومت کی قدر وقعت کو ضائع کر دینے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزی اور شر خیزی کے دوران میں حکومت کے بعض افسروں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اور جماعت احمدیہ پر شرمناک سے شرمناک مظالم کرنے کے لئے احرار کو جس طرح کھلا چھوڑ دیا گیا وہ ایک نہایت ہی دردناک داستان ہے۔ ایسی دردناک کہ گو آج اس کا سُننا بھی گوارا نہ کیا جائے۔ لیکن وقت آئے گا اور یقیناً آئے گا جب اس کے عواقب اور نتائج غور وفکر کرنے کے لئے مجبور کر دینگے اور احرار کی پیٹھ ٹھونکنے اور جماعت احمدیہ کی دادرسی نہ کرکے انگریزی حکومت کی روایات عدل وانصاف کو بٹہ لگانے والے حکام کی عقل وسمجھ پر ماتم کیا جائے گا:۔

اسی قسم کے حکام نے جماعت احمدیہ اور حکومت کے تعلقات کو کشیدہ بنانے کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان میں سے ایک بہت بڑا کارنامہ "احمدیہ کور" کا پتہ لگانا بھی تھا۔ اور پھر اس کے متعلق اس قسم کی اطلاعات بہم پہونچانا۔ کہ "قادیان میں ایک والنٹیر کور مرتب کی گئی جس کا منشا غالباً اپنے احکام کو منوانے کے لئے قوت پیدا کرنا تھا"۔ حالانکہ والنٹیرز کور کے قائم کرنے کی صاف اور واضح غرض جو شائع ہو چکی ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہر مذہب وملت کے افراد کو مصیبت اور تکلیف کے وقت ہر ممکن امداد دینے کی کوشش کرنا۔ ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے حکومت کی امداد کرنا۔ حکومت کے خلاف تشدد اور قانون شکنی سے کام لینے والوں کا مقابلہ کرنا۔ گویا ہر اس شخص کا جو احمدیہ کور کا ممبر بنے۔ یہ فرض قرار دیا گیا۔ کہ رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لے۔ مخلوق خدا کی ہر ممکن خدمت کرے اور حکومت کو قیام امن اور انسداد فتنہ وفساد میں امداد دے۔ چنانچہ احمدیہ کور جہاں جہاں بھی قائم ہوئی۔ انہی حدود کے اندر ہی اور کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ احمدیہ کور کی غرض خلافِ قانون احکام منوانے کے لئے قوت حاصل کرنا تھی۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ کور کو حکومت کی نظر میں ایک نہایت خطرناک چیز دکھانے والوں کو بھی اپنے اخذ کردہ نتیجہ کو "غالباً" کا نقاب اوڑھانا پڑا۔ لیکن اس سے جماعت احمدیہ کے متعلق ان کی ذہنیت خوب اچھی طرح واضح ہو گئی اور ظاہر ہو گیا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس نظام کو بھی حکومت کی نگاہ میں مشتبہ قرار دینے سے دریغ نہ کیا جس کے ذمہ خود حکومت کی نہایت مفید اور کارآمد خدمات سرانجام دینا تھا اور ایسی صورت میں یہ طرزِ عمل اختیار کیا گیا جبکہ گھر گھر نہ صرف کور زبن رہی ہیں۔ بلکہ جیش تیار ہو رہے ہیں۔ اور حکام کے منظورِ نظر احرار تو کمانڈر بنا رہے ہیں۔ شان سپہ گری کے مظاہرے کر رہے ہیں۔ گارڈ آف آنر کی سلامی لے رہے ہیں۔ ضابطہ کے مطابق مارچ کرا رہے ہیں:۔

چنانچہ ۱۰ر ستمبر کے یوم شہید گنج پر "احرار" نے امرتسر میں جو جلوس نکالا اس کا ذکر "ترجمان احرار" مجاہد (۲۲ر ستمبر) نے یوں کیا:۔

"جیوش احرار کے سالار کپتان امیر جان رضاکاروں کو فوجی انداز میں مارچ کرا رہے ہیں"

اس سے ایک آدھ ہی روز قبل سیالکوٹ کے ایک جلوس کا جن الفاظ میں ذکر کیا گیا۔ وہ اور بھی زیادہ واضح ہیں۔ چنانچہ لکھا:۔

"رضاکاروں کے جیوش اپنی اپنی وردیاں زیب تن کئے مستعد کمانڈروں کے ماتحت شان سپہ گری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ کپتان فضل الدین صاحب نے رسمی طور پر بعض جیوش کا معائنہ کیا۔ اور گارڈ آف آنر کی سلامی لی"

ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ احرار کا فوجی نظام بالکل مکمل۔ اور زمانۂ حال کے طریق کے عین مطابق ہے۔ جا بجا ان کے جیوش کی چھاؤنیاں قائم ہیں۔ جہاں ان کے جیوش "اپنی اپنی وردیاں زیب تن کئے" موجود رہتے ہیں۔ وہ مستعد کمانڈروں کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ اور جب احرار چاہتے ہیں۔ ان کی "شانِ سپاہ گری کا مظاہرہ" کرا دیتے ہیں۔ ان کے اعزاز میں "گارڈ آف آنر کی سلامی" بھی اتاری جاتی ہے:۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

"رضاکاروں کے جیوش نے فوجی انداز میں حضرت شاہ صاحب (مولوی عطاء اللہ) کے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ بینڈ نے سلامی اتاری۔ اور احرار زندہ باد کا ترانہ گایا۔ اس کے بعد جلوس مرتب ہوا آگے آگے بینڈ اور محلہ دار جیوش ضابطہ کے مطابق مارچ کرتے چلے جا رہے تھے ہر ایک جیش کی وردی کا رنگ جداگانہ تھا ایک جیش نے تلواریں بھی لگائی ہوئی تھیں" (مجاہد ۲۰ر ستمبر)

گویا مولوی عطاء اللہ کی شان کے اظہار کے لئے۔ اور عام مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے مکمل فوجی ڈرامہ دکھایا گیا۔ اور پھر اخبار کے ذریعہ اعلان کرکے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ احرار کا فوجی نظام بڑی شان وشوکت رکھتا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو احرار کو غدار اور فتنہ پرداز سمجھ کر ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ انہیں خوف زدہ کیا جا سکے۔ لیکن حکومت کے وہ حکام جو "احمدیہ کور" کو ایک خوفناک ہوّا قرار دے رہے تھے۔ نہ معلوم کہاں سوئے پڑے ہیں۔ کہ انہیں احرار کی ان فوجی تیاریوں اور جیش آرائیوں میں خطرہ کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ حالانکہ احرار وہ ہیں۔ جو انگریزی حکومت کو "شیطانی" اور "فرعونی" حکومت کہتے۔ اور اسے الٹ دینا اپنا مقصدِ زندگی بتاتے ہیں۔ جو بارہا قانون شکنی کرکے پنجاب کو مبتلائے فتنہ وفساد کر چکے ہیں۔ اور جنہوں نے حال ہی میں ملک معظم کی سلور جوبلی کا نہ صرف خود بائیکاٹ کیا۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس میں شریک ہونے سے باز رکھنے کے لئے اعلان کیا۔ کہ کوئی صحیح الدماغ شخص ان مظاہروں میں شرکت نہیں کر سکتا۔ جن کا سلور جوبلی کے سلسلہ میں گورنمنٹ انتظام کر رہی ہے" اور پھر کئی مقامات پر جوبلی منانے والوں کو احرار نے تشدد کے ذریعہ مظاہروں سے روکنے کی کوشش کی:۔

کیا یہ نہایت ہی حیرت کا مقام نہیں کہ ایسے لوگوں کو تو حکومت کے خیر خواہ قرار دیا جائے۔ اور ان کے ناجائز سے ناجائز فعل کو نظر انداز کر دیا جائے۔ لیکن ان کی تائید وحمایت میں یا اپنا بغض اور کینہ نکالنے کے لئے بعض افسر اس درجہ سرگرم نظر آئیں۔ کہ ان کی نگاہ میں جماعت احمدیہ کی جائز حرکت وسکون بھی خوفناک قرار پائے۔ ایسے حکام کو قطعاً حکومت کے خیر خواہ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہ حکومت کے ثابت شدہ دشمنوں کی حمایت کرنے والے اور ایک ایسی جماعت سے کشیدگی پیدا کرنے والے ہیں جس نے حکومت اور ملک کی ہر موقعہ

# قصیدہ "شاہ نعمت اللہ ولی" کے متعلق

## مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

ا۔ ح۔ میم۔ دال مے خوانم
نام آں تاجدار مے بینم

یہ شعر تمام قصیدہ کی جان۔ اور اس بحث کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اس کو اگر بیت القصیدہ کہا جائے۔ تو بالکل درست ہے۔ اس پر "احسان" نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اس میں تحریف کر کے میم کو الف سے بدل دیا۔ اس کی تائید میں پروفیسر براؤن کا نسخہ پیش کیا گیا ہے۔ جو اس کے نزدیک وحی آسمانی کا حکم رکھتا ہے۔ دوسرا اعتراض "احسان" نے یہ کیا ہے۔ کہ الف وتد مجموع ہے۔ قواعد عروض کے رو سے یہاں وتد مفروق چاہیئے۔ اور اگر الف کو جو متحرک الاوسط ہے۔ ساکن الاوسط کر کے پڑھا جائے۔ تو یہ جائز نہیں:

ان تمام امور کا جواب میں نے "الفضل" مورخہ ۱۴ جون میں مفصل دیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قصیدہ من و عن حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کتاب اربعین سے نقل کیا ہے۔ اور اربعین میں یہ شعر اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ لہذا تحریف کا الزام اگر عائد ہو سکتا ہے۔ تو صاحب اربعین پر۔ نہ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر۔ اور اگر صاحب اربعین کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے تحریف کی۔ تو مسٹر براؤن کے متعلق بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ اور اب تو یہ احتمال اور بھی قوی ہو گیا ہے۔ کیونکہ مسٹر براؤن نے جس درویش سے یہ نقل حاصل کی ہے۔ اس کی غیر معروف شخصیت اس کی عدم ثقاہت پر صاف دال ہے۔ اس لئے بالکل ممکن ہے۔ کہ اس نے اپنے عقیدہ کے مطابق بجائے احمد کے محمد کر دیا ہو۔ باقی رہا مجمع الفصحاء کا حوالہ تو اس کا بوجہ شیعہ ہونے کے عقیدہ ہی یہ ہے۔ کہ امام مہدی کا نام محمد ہے۔ اور وہ ایک ہزار سال سے کسی غار میں روپوش ہے۔ پس اس کے متعلق تو گمان غالب ہے۔ کہ اس نے تحریف کر دی ہو۔ ان دونوں کے مقابلہ میں صاحب اربعین کی مشہور و معروف شخصیت ان کا تقوےٰ۔ دیانت اور طہارت اس امر کی قوی دلیل ہے۔ کہ اس قصیدہ میں ان کی طرف سے کوئی تحریف نہیں کی گئی:

میں نے لفظ "احمد" کی تائید میں ایک حدیث بھی پیش کی تھی۔ جس میں امام مہدی کا نام احمد آیا ہے۔ جس کا "احسان" نے کوئی جواب نہیں۔ اور اس کے متعلق ساکت و صامت رہ کر اپنی بیچارگی کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دینے کی مثالیں مسلم الثبوت اساتذہ کے کلام سے پیش کی تھیں۔ اور بتایا تھا۔ کہ اس قسم کے تصرفات شعری سے فردوسی نظامی گنجوی سعدی۔ اور حافظ شیرازی کا کلام بھی خالی نہیں۔ تو شاہ نعمت اللہ صاحب جو شاعری میں ان کے پایہ کے نہیں۔ ان کے کلام کو اس قسم کے تصرفات سے مبرا سمجھنا ایک خیال خام ہے۔ اس کے جواب میں "احسان" کے مدیر مطائبات حسرت صاحب نے اپنی بدحواسی کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ وہ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ان کا دماغی توازن اپنے اعتدال پر قائم نہیں رہا:

### مدیر "احسان" کی پہلی جہالت

میں شروع میں لکھ چکا ہوں۔ کہ اپنے زہد خشک اور ظاہری علم پر ناز کرنے والے سفیران الہیٰ کو ہمیشہ جاہل کہتے رہے ہیں۔ لیکن مسلوب البصیرت ہونے کی وجہ سے وہ خود جہالت کا پیکر مجسم ہوتے ہیں۔ چونکہ تصرفات شاعری میں سے اسکان اور تحریک بھی ہیں۔ اور میں نے متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دینے کے متعلق ایک کتاب عطر القواعد کا حوالہ دیا تھا۔ اس پر حسرت صاحب بہت جز بز ہوئے ہیں چنانچہ اپنی "مطائبانہ" شان میں لکھتے ہیں:۔

"معلوم نہیں عطر القواعد کیا ہے۔ کس نے لکھی اور کب لکھی؟ اور اس کی عبارت جس میں متحرک الفاظ کو ساکن باندھنے کے متعلق ایسا عجیب و غریب فتوےٰ صادر کر دیا گیا ہے۔ کیوں نقل نہیں کی گئی"

"پھر وہ نہایت جانفشانی اور محنت سے عطر القواعد جیسی مستند اور معتبر کتاب کا ایک کرم خوردہ نسخہ تلاش کر لایا!"

"حروف کی حرکت و سکون کے متعلق عطر القواعد جیسی مستند اور معتبر کتاب کے حوالے یہ عجیب و غریب قاعدہ پیش کر دیتے ہیں"

غرض حسرت صاحب نے اس پر خوب پھبتیاں اڑائی ہیں۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی بازاری تحریروں کی نوک پیکان میں ہرگز یہ قوت نہیں۔ کہ حقائق کا جگر چھید سکیں۔ جہالت کی انتہا یہی ہے کہ انسان اپنے متعلق یہ خیال کر بیٹھے کہ وہ علم کے تمام زینے طے کر چکا ہے۔ اور اب کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ حالانکہ عطر القواعد کا مصنف کوئی غیر معروف شخص نہیں ہے۔ جیسا کہ کتاب کی مندرجہ ذیل عبارت سے مترشح ہوتا ہے۔ "ادیب اریب فطین لبیب۔ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء ...... جناب مولوی ابوالظفر محمد سدید الدین المتخلص بہ قریشی"۔ اور صاحب موصوف سینٹ جانسن کالج آگرہ میں اردو۔ عربی۔ فارسی کے پروفیسر تھے۔ اور کئی کتابوں کے مصنف جن میں سے عطر القواعد۔ جوہر القواعد۔ اور تعلیم فارسی مشہور ہیں۔ فارسی زبان اور اس کے قواعد میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ اسی عطر القواعد کے صلا۱۲ پر لکھا ہوا ہے۔ کہ ضرورت شعری کی آٹھ قسمیں ہیں۔ اسکان۔ تحریک۔ تخفیف و تشدید۔ قصر و مد قطع و وصل اور لکھا ہے۔ کہ اسکان متحرک الفاظ کے ساکن کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے ع

گفت موسےٰ ربِ اَشنی از خدا

اور تحریک ساکن حرف کے متحرک کر دینے کو کہتے ہیں جیسے ع پدرم آں دلیر گرانمایہ بود

### اہل عرب کے تصرفات شعری

یہ تو عجمیوں کی ضرورت شعری کی کیفیت تھی مگر اہل عرب نے جن سے اہل فارس وغیرہ نے علم عروض سیکھا۔ ان سے بھی بڑھ کر ضرورت شعری کی دس قسمیں قرار دی ہیں۔ چنانچہ محمد بن قیس نے رسالہ معجم فی اشعار العجم میں سیبویہ سے نقل کیا ہے۔ کہ شعرائے عرب نے مواقع ضرورت اور مواضع اضطرار میں بضرورت شعر دس قسم کا تصرف جائز رکھا ہے۔ جسے علامہ جار اللہ زمخشری نے یوں نظم کیا ہے

ضرورۃ الشعر عشر عُدّ جملتھا
وصل و قطع و تخفیف و تشدید
مد و قصر و اسکان و تحریک
و منع صرف و صرف ثم تعدید

ان دس تصرفات میں سے دو تصرف اسکان اور تحریک ہیں۔ کہ بوقت ضرورت ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر لینا جائز ہے۔ اس پر حسرت صاحب کا یہ کہنا کہ

"جب چاہیں جس لفظ کو چاہیں متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر لیں۔ قلت تدبر کا نتیجہ ہے"

بے شک اگر ہمارا یہی مطلب ہو جو آپ نے سمجھا ہے۔ تو قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ مگر ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ضرورت شعری کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ شاعر کو کوئی ایسا موزون لفظ نہ ملا جسے بغیر تصرف وہ شعر میں کھپا سکتا۔ اس لئے اگر ضرورت کے موقعہ پر وہ اسکان یا تحریک سے کام لے۔ تو اس کے لئے جائز ہو گا۔ لہذا "جب چاہیں اور جس لفظ کو چاہیں متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر لیں" صحیح نہیں۔ کیونکہ اس میں ضرورت شرط ہے۔ اگر ضرورت پائی جائے۔ اور باوجود تلاش کے کوئی موزون اور مترادف لفظ نہ ملے۔ اور اسکان یا تحریک سے کام بن جائے تو ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر لینا جائز ہے۔ اور جن تصرفات کو اوپر گنایا گیا ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ چونکہ یہ تمام باتیں مسلم الثبوت اساتذہ فن کے کلام میں پائی گئی ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے کلام میں ایسا تصرف پایا جائے۔ تو جائز ہو گا۔ اور ان امور کی وجہ سے شعر کو غلط قرار نہیں دیا جائے گا: (باقی دیکھو صفحہ ۵ پر)

# چین میں عیسائیت کس طرح داخل ہوئی اور کیوں کر بڑھی

## مسلمانانِ چین سخت خطرہ میں

## ایک احمدی مجاہد کی گہری تحقیق کے حیرت انگیز نتائج

### چین میں عیسائیت کب آئی

عیسائیت کی تبلیغ بعض محققین کے نزدیک چین میں پہلی صدی عیسوی میں شروع ہوئی اور پہلا مبلغ طامس حواری تھا۔ لیکن اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے۔ کہ یہ روایت تیرھویں صدی میں وضع کی گئی لیکن Spiric Breviaries. میں خاص حواری کا چینیوں کو عیسائیت کی دعوت دینے کا ذکر جو کتنا پایا جاتا ہے اس کی تسلی بخش وضاحت کرنے سے نقاد قاصر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے صلیب کے واقعہ کے بعد جب حضرت مسیح علیہ السلام وطن سے ہجرت اختیار کر کے اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکلے۔ تو ان کے بعض حواریوں نے بھی اُن کی تقلید کی۔ حواریوں کو حضرت مسیحؑ کی زبانی واقعہ صلیب سے پیشتر اسرائیلی قبائل کے حالات کا کچھ نہ کچھ علم ضرور ہوگا۔ جیسا کہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب وُہ حضرت مسیحؑ کی تلاش میں نکلے تو انہوں نے ایسے ممالک کا رُخ کیا۔ جہاں یہودیوں کے قبیلے آباد تھے۔ طامس حواری کا چین میں آنا بعید از قیاس نہیں۔ چین کے علاقہ ہونان میں Kaifengfu. میں یہودیوں کی آبادی اس وقت تک پائی جاتی ہے۔ اُن کا ایک معبد بھی ہے۔ جو ۱۱۶۳ میں تعمیر کیا گیا۔ تاریخوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سنہ ۱۲ء میں یہودی تاجر چین میں پائے جاتے تھے اور بعض محققین کا خیال ہے۔ کہ چین میں بنی اسرائیل اسارتِ بابل کے وقت یا اس سے بھی پیشتر آئے ؛

مشرقی ہن خاندان کے عہد میں شام کے دو عیسائی راہب چین میں بظاہر ریشم سازی کا راز دریافت کرنے کے لئے لیکن بباطن تبلیغ عیسائیت کے لئے آئے۔ Arnobius. نے Adversus Gentes. میں بڑے شد و مد سے یہ دعوے کیا ہے کہ عیسائیت چین میں پھیل رہی ہے۔ یہ کتاب سنہ ۳۰۰ء کے قریب لکھی گئی۔ البتہ چین کا لفظ عبارت میں نہیں پایا جاتا۔ چین کی بجائے Seres کا لفظ ہے جس سے مراد "ریشم کے کیڑے" ہیں۔ اور لاطینی اقوام چینیوں کو اسی نام سے یاد کیا کرتی تھیں ؛

### ایک پُرانا کتبہ

سنہ ۱۶۲۵ء میں Sianfu میں جو صوبہ Shensi. کا ایک قصبہ ہے۔ ایک کتبہ برآمد ہوا۔ جس پر سنہ ۷۸۱ء میں ایک عبارت عیسائیت کی تعلیم اور چین میں عیسائیت کی تاریخ پر مشتمل کندہ کی گئی۔ یہ عبارت یزد باز بید مشنری کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ شخص بلخ (ترکستان) کا باشندہ تھا۔ اس کتبے میں ایک الوپن پادری کا ذکر ہے۔ جو ایران سے سنہ ۶۳۵ء میں آیا شاہ تائی تسنگ نے سنہ ۶۳۸ء میں ایک گرجا اپنے حکم سے بنوایا۔ اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کاؤ تسنگ نے کئی گرجے بنوائے۔ الوپن سرکاری طور پر روحانی محافظِ سلطنت تسلیم کیا گیا۔ اور عیسائیت دس صوبوں میں پھیل گئی۔ اور معبد ہر ایک بڑے شہر میں تعمیر ہوئے

### ناروا تشدد

سنہ ۸۴۵ء میں شاہ ووتسنگ نے تاؤازم کے پروہتوں کی اکساہٹ پر بُدھ مت کو خارج از ملک کرنے کا حکم دیا۔ اسی جوش میں عیسائیت اور زرتشتیوں اور مسلمانوں کے ساتھ بھی سرکاری طور پر ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ یہ بادشاہ ایک سال کے بعد مر گیا۔ اس کے بعد اس کے جانشین نے سختگیری کے احکام منسوخ کر دیئے مگر سنہ ۸۷۸ء میں پھر سختی اور ناروا جبر کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زرتشتیوں یہودیوں۔ پارسیوں اور مسلمانوں نے مل کر ہوان تسنگ کی قیادت میں مقابلہ کیا۔ اس لڑائی اور فساد کے دوران میں سوا لاکھ کے قریب یہودی عیسائی مسلمان اور پارسی قتل ہوئے ؛

### عیسائیت کا زوال

دسویں صدی میں عیسائیت رفتہ رفتہ نابود ہونی شروع ہو گئی۔ حتےٰ کہ گیارھویں صدی کی ابتدا میں چین میں عیسائیت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا تھا۔ تیرھویں صدی کے آخر میں مارکو پولو اس ملک میں آیا۔ اور کبلائی خان منگول شہنشاہ چین کے دربار میں منظورِ نظر بن گیا۔ یہ بادشاہ تاؤازم کے بغیر ہر ایک مذہب کے لئے آزادی کا روادار تھا۔ چنانچہ پیکنگ میں اس کے عہد میں پادری بھی رہنے لگے ؛

تیرھویں صدی میں مغلوں کا اقتدار روس اور پولینڈ تک بڑھ چکا تھا۔ پوپ انوسینٹ چہارم کو عیسائیت کا چراغ بجھتا معلوم ہوا۔ تو اس نے مغلوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ایک سفیر مغلیہ دربار میں بھیجا۔ یہ سفیر قراقرم (مشرقی سلطنت مغلیہ کا مرکز) میں سنہ ۱۲۴۶ء میں پہنچا۔ اور باریاب ہونے کے بعد واپس روما چلا گیا ؛

سنہ ۱۲۴۸ء میں سینٹ لوئس نہم شاہ فرانس کو ایک ایلچی گدائی نامی مغل رئیس کا پیغام ملا۔ کہ مغل شہنشاہ۔ اور اس کی ماں نے عیسائیت قبول کر لی ہے۔ سینٹ لوئس نے جھٹ تحائف دے کر اپنے سفیر مغل دربار میں بھیجے۔ اور پوپ کے مشرقی نمائندے نے بھی منگول شہنشاہ کو روحانی باپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا۔ شہنشاہ تو مر چکا تھا۔ اس کی ماں زندہ تھی۔ اُس نے تحائف قبول کر لئے اور سینٹ لوئس کے پاس ایک سفیر یہ کہلا کر بھیجا۔ کہ تم ہماری اطاعت کرو ؛

## پھر عروج

تیرھویں صدی میں چینیوں میں دو عیسائی جوشیلے مبلغ پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک کا نام رابن صومر تھا۔ شاہ منگول ارغون کو اور مغربی طاقتوں کو فلسطین مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کے لئے آپس میں اتحاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ارغون نے رابن صومر کو اس غرض کے لئے منتخب کیا۔ ایک اطالوی مشنری ۱۲۹۴ء میں خان بالق ریکنگ میں آیا۔ اور بادشاہ وقت تیمور خاں کے دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ اس کے ساتھ نہایت ادب سے پیش آیا۔ اس نے آتے ہی مشن کا کام شروع کر دیا۔ اور ضلع [illegible] کے ایک تیس کو عیسائیت کا بپتسمہ دیا۔ اس کے کام کو بڑھتا دیکھ کر پوپ نے سات پادری ۱۳۰۵ء میں اس کی امداد کے لئے روانہ کئے۔ ان لوگوں نے [illegible] میں کام شروع کیا گرجے بنائے اور تبلیغ کی۔ اس علاقے کے لوگ دوسرے صوبوں کے باشندوں کی نسبت زیادہ مذہبی میلان رکھتے ہیں۔ اب تک ان میں اپنے مذہب سے عقیدت ہے گو وہ عقیدت توہم پرستی کا رنگ رکھتی ہے لیکن ان لوگوں کی تبلیغ بڑے بڑے عہدیداروں اور منصبوں تک ہی محدود رہی۔ ۱۳۶۸ء میں مغل سلطنت کا چین میں خاتمہ ہوتے ہی عیسائیت بھی مفقود ہو گئی۔ تیموری تاراج نے ۱۳۳۶ء سے جہاں ایشیا میں بربادی اور قتل و غارتگری کی گرم بازاری کی۔ وہاں عیسائیت کے قدم کو بھی اکھیڑ دیا۔ یورپ اور چین کے درمیان راستے مسدود ہو گئے۔ اور یورپ کے تبلیغی مرکزوں میں ہمت اور جوش میں بہت کمی آگئی۔

## سولھویں صدی

۱۵۸۲ء میں ایک اطالوی مشنری میتیو رِسی macao matteo Ricci نامی مکاؤ آیا۔ وہاں ایک مدت تک تبلیغ کرنے کے بعد کینٹن کے صوبہ میں وارد ہوا۔ یہاں سے پکنگ گیا۔ اس کے پاس دنیا کا نقشہ تھا۔ اور نجوم اور ریاضی میں رِسی کو خاصی مہارت تھی۔ چینی ادبیات سے بھی اس نے خاصی واقفیت حاصل کی۔ یہ باتیں اس کی شہرت اور عزت کا موجب ہوئیں۔ "باری تعالیٰ" کے عنوان سے اس نے ایک رسالہ شائع کیا۔ وہ ملک میں اس قدر مقبول ہوا۔ کہ شہنشاہ کانگ ہسی نے ۱۶۹۲ء میں اسی کتاب سے متاثر ہو کر مذہبی رواداری کا ایک فرمان جاری کیا۔ اور شہنشاہ چی ان لنگ نے جو باوجودیکہ رومن کیتھولک مذہب کا مخالف تھا۔ چینی زبان کی اعلےٰ ادبی کتابوں میں اس رسالہ کو شامل کیا۔

## سترھویں صدی

سترھویں صدی میں Jesuits عیسائی دربار پر حاوی ہو گئے۔ اور عیسائیت کی شاخیں تمام ملک میں پھیل گئیں۔ رِسی نے پوپ سے اس بات کی درخواست کی۔ کہ وہ اپنا سفیر شہنشاہ چین کے دربار میں بھیجے۔ رِسی کا یہ خیال تھا۔ کہ شہنشاہ اور اس کے درباریوں اور خاندان کو عیسائیت سے روشناس کرایا جائے۔ اور ان سے مذہبی آزادی حاصل کی جائے۔ تا پبلک میں کامیاب تبلیغ ہو سکے۔ یہ شخص ایک مدت کے بعد اپنے مقصد میں بہت حد تک کامیاب ہوا۔ شہنشاہ وان لی نے اس کی بہت عزت افزائی کی۔ اور عیسائی مشنریوں کے لئے ایک الگ عمارت تعمیر کرائی۔ شہنشاہ ینگ لی کا وزیر اعظم عیسائی ہو گیا۔ اور اس کی تبلیغ اور وساطت سے شاہی خاندان کے ۱۴۰ افراد ۴۰ مرد درباری اور ۵۰-۶۰ کے قریب بیگمات نے بپتسمہ لے لیا۔

۱۶۴۸ء میں بادشاہ کی دونوں مائیں بادشاہ کی بیوی اور ولی عہد بھی عیسائی ہو چکے تھے۔ مگر عیسائیت عروج پر پہونچتے پہونچتے رہ گئی۔ جیسے پرستی تو کمال کو پہونچی لیکن لنگ خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے بعد مانچو آئے۔ مانچو خاندان کے عہد میں مشنری دربار کے نجومی تھے۔ شاہ شُن چہ پادری اشتال کی بہت عزت کیا کرتا۔ حتیٰ کہ اس کے گھر بھی کبھی کبھی جا کر بہت دیر تک بیٹھا رہتا۔ لوئس چہار دہم کی طرف سے ۱۶۸۵ء میں سرکاری طور پر پادری چین میں آئے۔ سترھویں صدی میں جہاں عیسائیت کو بہت تقویت پہونچی۔ اور شاہی سرپرستی میسر آئی۔ وہاں بعض اوقات مخالفت بھی ہوئی ۱۶۶۴ء میں ایک مسلمان نجومی حسین نامی اور دربار جنگ کو ہنگ کے پادریوں کے درمیان کشمکش پیدا ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہی حکم سے ۲۵ مشنری گرفتار کر لئے گئے۔ اور دوسرے ادھر اُدھر بھاگ کر روپوش ہو گئے۔

۱۶۳۴ء عیسائیت کی تاریخ میں خاص طور پر قابل ذکر سال ہے۔ اس سال پادریوں کے مختلف گروہوں میں رسومات ملکی کے سوال پر شدید اختلاف پیدا ہوا Jesuits کے ایک گروہ نے آبا پرستی اور کانفیوشس کی تعظیم کو جائز قرار دے کر ان رسوم کو چین کی عیسائیت کا جزو ٹھہرانے پر زور دیا۔ دوسرا گروہ اس کو بدعت قرار دیتا۔ اور عیسائیت میں کسی دیسی عنصر کو شامل کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

## اٹھارھویں صدی

اٹھارھویں صدی میں شاہ کانگ ہسی نے عیسائیت کی سخت مخالفت کی۔ شہنشاہ ینگ چینگ کے عہد میں یہ مخالفت زیادہ شدید صورت اختیار کر گئی۔ بعض بادشاہ طبعاً ظالم تھے۔ انہیں خاص طور پر عیسائیت سے عداوت نہیں تھی۔ ایک حد تک مشنریوں کے آپس کے اختلافات بھی ان کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہوئے۔ سب سے زیادہ خطرناک وہ اختلاف تھا۔ جو چین میں خدا تعالےٰ کے نام کا ترجمہ کرنے پر ہوا۔ یہ ایک نہایت دلچسپ مسئلہ ہے۔ جو ایک مستقل بحث چاہتا ہے۔

یہ بحث اس قدر طول پکڑ گئی۔ کہ پوپ کو آخر مداخلت کرنی پڑی۔ شہنشاہ چین Jesuits کا طرفدار تھا۔ پوپ سے جب اپیل کی گئی۔ تو اس نے Jesuits کے خلاف فیصلہ کیا۔ شہنشاہ کو اس سے بہت ناراضگی پیدا ہوئی۔ اس نے اُسے اپنی حکومت میں مداخلت سمجھا۔ اور اپنے منظور کردہ مشنریوں کے بغیر تمام کے اخراج کا حکم دیدیا

## انیسویں صدی

کیتھولک پادریوں کو انیسویں صدی کے نصف تک کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ مخالفت اور موافقت کے دور آتے رہے۔ حتیٰ کہ چین کا یورپ کی طاقتوں سے تصادم ہوا۔ ۱۸۴۲ء کے عہد نامہ نانکن کی رو سے غیر ملکیوں کو چین میں قانوناً داخل ہونے تجارت کرنے اور رہائش رکھنے کے حقوق حاصل ہوئے۔ اس عہد نامے نے عیسائیت کے مردہ قالب میں جان ڈال دی ۱۸۴۴ء میں اور معاہدات چین اور دول یورپ کے مابین قرار پائے۔ ان کی رو سے عیسائیت کی تبلیغ اور عیسائیت کا قبول کرنا جائز قرار دیا گیا۔ ۱۸۵۸ء میں عہد نامہ تینتسن Tientsin Treaty میں اس بات کو دوہرایا گیا۔ ۱۸۶۰ء کے عہد نامہ پیکن میں تو یہ خصوصیت سے شرط رکھی گئی۔ کہ "یہ تمام مملکت میں مشتہر کیا جائیگا کہ تمام رعایا کو چین کے ہر حصے میں عیسائیت کی تعلیم پر عمل کرنے اور تبلیغ عیسائیت کرنے کی اجازت ہے۔"

۱۸۶۵ء میں اور بعض معاہدات کی رو سے جو ۱۸۹۵ء میں کئے گئے۔ مشنریوں کو "امتیازات" کے حدود سے باہر بھی اراضی خریدنے اور مکان تعمیر کرنے کا حق دیا گیا۔ ۱۸۷۰ء میں چین کے ضابطۂ قانونی سے وہ تمام احکام جو عیسائی مشنریوں کے خلاف نافذ کئے گئے تھے خارج کر دیئے گئے۔ اس کے بعد پادریوں نے اپنے کام کو وسیع کیا۔ جہاں مرکز نہیں تھے۔ وہاں نئے مرکز بنائے۔ جو نقصانات حکومت یا رعایا کی طرف سے انہیں پہونچے۔ ان کا تاوان وصول کیا۔ انیسویں صدی میں بھی پادریوں کو بعض مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کے نتائج چین کے ہی حق میں بُرے نکلے تینسن تائے پنگ اور جنگ باکسر کے دوران میں انہیں بہت نقصان پہونچا۔ ۱۹۰۰ء کے بعد امن کی صورت پیدا ہوئی۔ ۱۸۷۰ء سے ۱۹۰۰ء تک عیسائیت کے پیرؤوں کی تعداد چار لاکھ سے آٹھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۰۰ء سے اس وقت تک ساڑھے تین ملین کے قریب ہو گئی ہے۔ ۱۹۰۰ء میں دس فرقے تبلیغ پر کوشاں تھے۔ ۱۹۰۰ء کے بعد تو پادری مکڑیوں کی طرح چین کی فضا میں پھیل گئے۔ ریکارڈز سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۸۰۰ء میں رومن کیتھولک لوگوں کی تعداد تین لاکھ تھی۔ اور ۱۸۰۰ء میں دو لاکھ رہ گئی اور ۱۸۵۰ء تک تین لاکھ سے کچھ زائد تھی۔

## عیسائیت کی ترقی کے اسباب

دول یورپ کے چین کے ساتھ سیاسی تعلقات اور یورپ کے سرمایہ داروں کی چالاکیاں تجارتی کوششیں عیسائیت کو تقویت پہونچانے کا موجب ہوئیں۔

سیاسی اور انتظامی مشکلات کی وجہ سے چین میں، افلاس بڑھتا گیا۔ پادریوں نے ملک کے افلاس اور دوسرے مخصوص حالات سے جو ایسے زمانہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ سیلاب آئے تو انہوں نے مالی طور پر مدد کی۔ چین اور جاپان کی جنگ ہوئی۔ تو ہسپتال قائم کئے۔ اور طبی امداد دی۔ اس وقت کیتھولک کے ۴۰۰ مشن کام کر رہے ہیں۔ اور پروٹسٹنٹ کے ۱۲۰ مشنری سٹاف دونوں کا ملا کر بیس ہزار سے اُوپر ہے۔ ساڑھے تین سو کے قریب یتیم خانے۔ بارہ سو سے زائد ہسپتال اور دواخانے۔ ایک سو چالیس کالج اور یونیورسٹیاں۔ پانچ سو نارمل اور سیکنڈری سکول اور رجسٹری شدہ وغیر رجسٹرڈ پرائمری سکولوں کی تعداد دس ہزار کے قریب ہوگی۔

عوام پر بھی پادریوں کا اثر ہے۔ اور خواص پر بھی۔ مذہبی اعتبار سے تو انہیں خود اعتراف ہے۔ کہ عیسائیت دلوں میں نہیں رچی۔ اور چینی عیسائی اکھڑنے کے لئے ایک ٹھوکر کے محتاج ہیں۔ مغربیت نوجوان طبقے کے لئے جاذب ہوئی۔ انہوں نے پادریوں کا دامن پکڑا۔ اعلےٰ طبقہ سیاسی اغراض یا پادریوں کی ضرب المثل سحر کلامی کی وجہ سے ان میں شامل ہوگیا۔ مشنریوں کی جانکاہ کوششیں اور صبر و استقلال اور اہل چین کے ساتھ عملی ہمدردی عوام کو بیکاری اور بے روزگاری میں امداد اور ان کے مخصوص حیلے اور سب سے اہم مذہب کا چینیوں میں فقدان عیسائیت کے پھیلنے میں ممد ہوئے۔

## چین میں مذہب کا فقدان

اس وقت پادری علی الاعلان چین کی اخلاقی حالت کے متعلق نہایت قابلِ اعتراض الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور چین کو دُنیا میں سب سے بڑا اخلاقی اور روحانی خلاء قرار دیتے ہیں۔ نیز اس بات کا دھڑلّے سے دعوے کرتے ہیں۔ کہ اس وقت چین میں جو پوزیشن چرچ کو حاصل ہے۔ کسی اور طبقے کو نہیں۔" چرچ اس وقت چین میں راہنمائی کی حیثیت رکھتا ہے" سیاسی اعتبار سے تو یہ بیشک درست ہے۔ لیکن مذہبی لحاظ سے یہ درست نہیں۔ چین میں مذہب قومی اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ مذہب کی روشنی میں چینی لوگوں نے کبھی کوئی قومی پالیسی اختیار نہیں کی سیاسیات میں مذہب کی کوئی آواز نہیں۔ انفرادی زندگی میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ مذہبی اختلافات کی بناء پر افراد میں نہ جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نہ خاص محبت کے تعلقات۔

## پریس پر عیسائی مشنریوں کا قبضہ

مشنریوں کے اپنے انتظام کے ماتحت چینی اور انگریزی کے علاوہ دوسری زبانوں میں چالیس کے قریب ماہانہ اور ہفتہ وار رسالے نکلتے ہیں۔ یورپین پریس بھی ان کی ہر طرح تائید کرتا ہے۔ تمام اعلےٰ اعلےٰ روزنامے اور ہفتہ وار اخبار جن کی بہت بڑی تعداد عیسائی پادریوں کے وعظ رپورٹیں اور روئدادیں اور تحریکات کی پوری پوری اشاعت کرتی ہے۔ چینی پریس بھی اسی طرح ان کی خدمت میں کوشاں ہے۔ یہاں کے اعلےٰ انگریزی روزنامے باقاعدہ ہفتہ وار سرمن شائع کیا کرتے ہیں۔ سوشل تقریبوں میں پادریوں کو امتیازی حیثیت دی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارا نظام ہی عیسائیت کی اشاعت میں لگا ہوا ہے۔ اور عیسائیت سارے نظام کی تقویت ہے۔

## اسلام کے خلاف زہر فشانی

ایک اور بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل یہ ہے۔ کہ پروٹسٹنٹ کسی دوسرے مذہب سے ہنگامہ آراء ہونا پسند نہیں کرتے انہوں نے یہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ دوسروں سے جس حد تک تعاون ہو سکے۔ تعاون پیدا کر کے کام وسیع کیا جائے اور ہر ایک جگہ ایک پلیٹ فارم بنایا جائے۔ رومن کیتھولک بظاہر بے ضرر اور معصوم ہیں لیکن اپنی درسگاہوں میں اسلام کے خلاف خاصی زہرافشانی کرتے رہتے ہیں۔ سکول کی بعض کتابوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف بہت ناپاک مضامین درج ہیں۔ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اور اسلام وحشت کا مذہب ہے۔ یہ تو پادریوں کے پڑھائے ہوئے سبق طالبعلموں کا وردِ زبان ہیں۔ لیکن کھلم کھلا انہوں نے بھی اسلام کے خلاف آواز نہیں اُٹھائی۔

## پادریوں کی عجیب وغریب روش

چینی گورنمنٹ نے چند سال سے بہت سے تعلیمی مرکز اپنے قبضے میں کر لئے ہیں۔ اور نگرانی گورنمنٹ کی ہے لیکن ان کالجوں میں بھی عیسائیوں کا اثر اور عنصر باقی ہے۔ جہاں خصوصیت سے ان کی پالیسی بہائیوں کی طرح منافقانہ رنگ رکھتی ہے۔ حکام طبقہ کنفیوشس کی بہت عزت کرتا ہے۔ اور اب تعلیم یافتہ طبقہ ڈاکٹر سن۔ یت۔ سن کی۔ ان کی تعظیم بھی عام عبادت کے طریقوں کا رنگ رکھتی ہے۔ عیسائیوں نے اسے اپنے چینی عقیدہ میں جگہ دے رکھی ہے۔ آبا پرستی سے بھی نہیں روکتے۔ بلکہ بھوت پریت کے خیالات بھی عیسائیت سے تائید ہی حاصل کرتے ہیں۔

## چینیوں کی مذہب سے بیگانگت

عوام میں خدا تعالےٰ اور صفات باری تعالیٰ۔ ملائکۃ اللہ اور بعثتِ انبیاء اور کلامِ الٰہی کے متعلق کوئی دھندلا سا خیال بھی نہیں پایا جاتا۔ خدا تعالےٰ کے لئے وہی لفظ ہے۔ جو آسمان کے لئے ہے۔ ابتداء میں علماء سلف کے نزدیک اس کے کچھ معنے تھے (گو یہ امر بھی زیر بحث ہے) اور خدا کا خیال بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن آسمان اور خدا عرفِ عام میں مترادف ہیں۔ اور صفاتِ باری تعالےٰ اور بعثتِ انبیاء ان کا تو چینی عوام کو خواب و خیال بھی نہیں۔ کہ یہ کیا چیز ہیں۔ پادریوں کو اس جہالت کے دور کرنے میں بہت کام کرنا پڑا۔ اور یسوع کی خدائی منوانے کے لئے ایک حد تک علمی زمین تیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ ہستی باری تعالےٰ کے مضمون پر ان لوگوں نے خاصی بحث کی ہے۔ اور بعض تحریروں کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تو اچھے خاصے مسلمان کے قلم سے نکلی ہیں۔

گو اس وقت چین کی فضا پر عیسائیت مسلط ہے۔ لیکن چین کی قوتِ جاذبیت ایسی ہے۔ کہ باوجودیکہ ہر ایک باہر سے آنے والے کو ایک کھلا میدان تو مل جاتا ہے۔ مگر قدم جمانے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔ ان کی بے تعصبی جو لاپروائی کی وجہ سے ہے بیرونی مذہبی اثرات کے لئے سخت مہلک چیز ہے۔ عیسائیت اس وقت مذہبی لحاظ سے اتنا ہی اثر رکھتی ہے۔ جتنا ایک پتھر کا سمندر میں پھینکنا۔ جب کبھی ملک میں اجانب کے خلاف کوئی تحریک اٹھتی ہے۔ یہی چینی پادریوں کو بھی قتل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ڈاکوؤں کے لئے تو ایک ایک پادری سونے کی کان ہے۔

سیاسی اعتبار سے البتہ ان کا اثر بہت وسیع اور بہت گہرا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ یہ تحریک پیدا ہوئی۔ کہ کنفیوشس ازم کو سرکاری مذہب قرار دیا جائے۔ مگر عیسائیوں کی اندرونی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے یہ تحریک ناکام رہی۔

## چینی مسلمان سخت خطرہ میں

سب سے بڑا خطرہ اس ملک میں یہاں کے سوئے ہوئے مسلمانوں کو ہے۔ اسلام کے خلاف چینیوں میں قطعاً کوئی جذبہ نہیں تھا مگر عیسائی مشنریوں نے طالب علموں کے دلوں میں بغض کا بیج بو دیا ہے۔ اگر مسلمان اسی غفلت میں رہے۔ تو ایک وقت یہ بغض رنگ لائے گا۔

## مولوی مظہر علی اظہر کو جواب

جس پلندے کو تو سمجھا تھا "کتابِ زندگی" — حرف حرف اس کا ہوا ثابت سرابِ زندگی
فتنہ انگیزی بپا کر کے سمجھنے تو لگا ! — "مجلسِ احرار کا ہے اب شبابِ زندگی"
کس لئے رسوائے عالم ہوگیا کچھ تو بتا؟ — بد سے بد تر کیوں ہوا تیرا شبابِ زندگی
ہمنواؤں نے ترے دیکھا ہے تو بھی دیکھ لے — اس طرح آتا ہے جب آئے عذابِ زندگی
"شعبہ تبلیغ" سے جز ووٹ مقصد کچھ نہ تھا — جس کے پردہ میں نہاں تھی آب و تابِ زندگی
ہوگئی مسجد تمہارے واسطے تیرِ قضا — کھل گیا ملت پہ یکدم اور بابِ زندگی
چوہدری۔ لدھیانوی۔ اظہر۔ بخاری اب بتا! — کس کے حصہ میں یہ آیا ہے عذابِ زندگی

قوم نے غدار و خائن گر کہا احرار کو
تھا مناسب حال ان کے یہ خطابِ زندگی

(محمد احمد صاحب گھپوری جامعہ قادیان)

# احرار کی تازہ فریب کاری کے متعلق مسلمانان لاہور کی گیارہ انجمنوں کا متفقہ اعلان

## احرار کو بالائے طاق رکھدو ورنہ یہ عین منجدھار میں ناؤ ڈبو دینگے

مجلس احرار نے ۲۳ ستمبر کو ایک عام جلسہ کے ذریعے عوام پر قابو پانے کی کو جو مضحکہ خیز کوشش کی۔ اسے حاضرین جلسہ کے جذبہ ملی نے اگرچہ بار آور نہ ہونے دیا۔ اور احرار کو نہایت ہی شرمناک ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ تاہم اس احتمال سے کہ مبادا بعض سادہ لوح لوگ مولوی حبیب الرحمن کی شاطرانہ چال کا مآل اور مقصد نہ بھانپ سکیں اور چکنی چپڑی باتوں میں آجائیں۔ لاہور کی گیارہ اسلامی انجمنوں نے مسلمانوں کو احرار کے اس تازہ جال سے بچانے کے لئے نہایت ہی قابل تعریف کوشش کی ہے۔ اور ایک پوسٹر شائع کر کے حقیقت حال پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ پوسٹر حسب ذیل انجمنوں کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

(۱) انجمن نصرت الاسلام محلہ پیر گیلانیاں لاہور (۲) آل انڈیا مجلس اتحاد و ترقی لاہور (۳) آل انڈیا جمعیت الاوقاف والمساجد لاہور (۴) انجمن فرزندانِ توحید موچی دروازہ لاہور (۵) بزم قریشی لاہور (۶) انجمن حمایت حق لاہور (۷) ینگ مین لٹریری لیگ (پنجاب) لاہور (۸) انجمن مسلم نوجوان ستارہ ہند لاہور (۹) سکرٹری ینگ مین حنفیہ ایسوسی ایشن لاہور (۱۰) انجمن اتحاد التجار ڈبی بازار لاہور (۱۱) جمعیت الطلبا شاہی مسجد لاہور۔ پوسٹر میں قضیہ مسجد شہید گنج میں احرار کی غداریوں اور فریب کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

مسلمانوں کا خیال تھا۔ کہ وہ جماعت جو اپنے خادم اسلام ہونے کا ڈھنڈورا ہر جگہ پیٹتی رہی۔ اور جسے مسلمانوں نے لاکھوں روپے دے کر ایک پائی تک کا حساب نہیں مانگا۔ یعنی مجلس احرار میدان میں نکلے اور اپنے خادم اسلام ہونے کا عملی ثبوت دے۔ مگر یہ مسلمانوں کی خام خیالی تھی۔ احرار کا ڈھونڈنے سے بھی پتہ نہ ملا۔ احرار کے فرار کے بعد ہی خواہان ملت اور ان کے رفقائے کار میدان عمل میں کود دے اور مجلس تحفظ مسجد شہید گنج کی بنیاد ڈالی۔ اس مجلس نے مجلس احرار کو دعوت شمولیت دی۔ مگر اس نے طرح طرح کے حیلے تراشے اور پہلو تہی کی۔ چند دن بعد حضرات موصوف نظر بند کر دئے گئے۔ تو مسلمانوں نے احراریوں سے مطالبہ کیا کہ اگر وہ چندہ وصول کرنے میں پیش پیش ہیں تو اب قوم مصیبت میں مبتلا ہے۔ میدانِ عمل میں بھی نکلیں مگر ان کے سامنے وزارتوں کے نقشے کھنچے ہوئے تھے۔ وہ کیسے نکلتے مسلمان ڈانواڈول ہو گئے۔ سوائے خدا کے ان کا کوئی مددگار و غمگسار نہ تھا۔ آخر سر فروشی اور جانبازی جو ملت اسلامیہ کا طرۂ امتیاز ہے بروئے کار آئیں۔ اور مسلمانوں کے خون سے زمین لالہ زار بن گئی۔ کئی بچے یتیم ہو گئے۔ کئی عورتوں کا سہاگ لٹ گیا۔ بیوہ ماؤں کے سہارے ٹوٹ گئے۔ مگر احراریوں کا دل جب بھی نہ پسیجا بلکہ الٹا مسلمانوں کو کوسنا شروع کیا۔ اور کہا کہ جس تحریک کی رہنمائی "احرار" نہ کرے اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے حوصلے پست نہ ہوتے۔ اور انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی اس سلسلہ میں مجلس اتحاد ملی (جس کے جنرل سکرٹری مولوی داؤد غزنوی منتخب ہوئے تھے۔ مگر بعد میں ساتھیوں کے ایماء پر مستعفی ہو گئے تھے) کی تشکیل ہوئی اور پیر جماعت علی شاہ صاحب امیر ملت منتخب ہوئے۔ جن کی امارت احراریوں کے سوا تمام ملت اسلامیہ نے تسلیم کی۔ امیر ملت کے ارشاد کے مطابق ۲۰ ستمبر کو تمام ہندوستان کے طول و عرض میں یوم غم منایا گیا اور جس شان سے منایا گیا۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ دوسری طرف احراریوں نے جہاں بھی جلسہ کیا وہاں ان کی درگت ہی ہوتی رہی۔ اور مسلمانوں نے ہر ممکن طریق پر اپنی بیزاری اور نفرت کا ثبوت دیا۔

جب احراریوں نے دیکھا کہ مسلمان ان کے محتاج نہیں رہے تو انہوں نے دوسری کام کرنے والی جماعتوں کی مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ مضافات لاہور میں احراریوں نے اپنے ایک جلسہ میں مسلمانوں کا مذاق اڑایا ہے کہ اب انہیں مسجد نہیں بلکہ حجرہ ملے گا۔" لیکن ان کی یہ مذموم روش ذرہ بھر بھی کارگر نہیں ہوئی۔ اب انہوں نے اس روش میں ذرا ترمیم کر دی ہے۔ وہ یہ کہ جلسوں میں عوام کے عندیہ کے مطابق ہی تقریر کرتے ہیں ایسا کرنے سے ان کا مطلب یہ ہے۔ مسلمان جو ایک جگہ مل بیٹھے ہیں۔ اور ایک ہی امیر کی قیادت میں آچکے ہیں ان میں سے بعض کو پھسلا لیا جائے۔ اور اس طرح ان میں پھر انتشار پیدا کر دیا جائے۔ لہذا ہم مسلمانوں سے خدا کے نام پر اور شہدا کے خون پاک کا واسطہ دے کر التماس کرتے ہیں کہ وہ احراریوں کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر نہ ہوں۔ اور کبھی بھی ان کے پیچھے نہ لگیں۔ اس وقت "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" والی ضرب المثل ان پر خوب بیٹھتی ہے اب وہ اس مقصد کو لے کر اٹھے ہیں۔ کہ یہ تحریک کامیابی کا منہ نہ دیکھے تاکہ بعد میں احراری اپنے آپ کو یہ کہہ کر سچا ثابت کر سکیں کہ "ہم پہلے ہی اس تحریک کے مخالف تھے۔ مسلمانوں کا پہلو کمزور تھا۔ . . . ."

آپ ذرا مولوی حبیب الرحمن صاحب کی تقریر پر جو انہوں نے بیرون دہلی دروازہ میں کی ہے غور فرمائیں۔ فرماتے ہیں۔ "نہ تو سول نافرمانی مسلمانوں کو مسجد دلا سکتی ہے اور نہ ہی مقدمات۔ ہاں اگر حکومت چاہے تو فوراً دلا سکتی ہے" ان فقرات پر اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو احرار کا باطن ظاہر ہو جائے گا۔ ہم مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جلسے جلوس تفریح طبع کے لئے تو نہیں بلکہ ان سے مطلب ہی یہ ہے کہ حکومت کے سامنے اپنا مطالبہ پیش کیا جائے۔ کیا مولوی صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ مسلمان تمام سرگرمیاں چھوڑ دیں۔ اور اس انتظار میں رہیں۔ کہ کب حکومت ان کی خدمت میں مسجد پیش کرتی ہے۔؟

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ مسلمان اب بیدار ہو چکے ہیں۔ اور آپ کے پھندے میں نہیں آسکتے۔ برادرانِ اسلام! تلوار کا مطالبہ پورا ہو چکا ہے قانونِ اوقاف بھی حکومت بنانے والی ہے۔ ایک مسجد شاہ چراغ بھی واگذار کر دینے کا اعلان کر چکی ہے۔ یہ سب تمہاری اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے احرار کا اس میں کچھ حصہ نہیں سو ان کو اب بھی بالائے طاق رکھو کیونکہ یہ امیر ملت کی جماعتی قوت کو کمزور کرنے کے ارادے سے آئے ہیں۔ اس وقت تم ایک ہی مرکز پر جمع ہو اگر تم ان کے پیچھے لگے تو یہ عین منجدھار میں تمہاری ناؤ ڈبو دیں گے۔ جو آزمائے ہوئے کو آزمائے وہ ندامت اٹھاتا ہے۔ ہاں اگر "احرار" بھی میدان عمل میں اترنا چاہتے ہیں تو پہلے انہیں تمام مسلمانوں سے اپنی غلطی کی معافی۔

## ریویو کے وی پی

جن خریداروں نے سال رواں کا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا ان کے ذمہ ریویو کا بقایا ہے۔ اکتوبر کا ریویو ان کے نام وی پی کیا جا رہا ہے۔ ریویو اپنے اخراجات پورے نہیں کر رہا اور زیادہ مقروض ہو رہا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ نہ صرف وی پی وصول کریں۔ بلکہ نئے خریدار مہیا کر کے ریویو کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے

15

بقیہ صفحہ ۔۔۔

## احسان کی جہالت کا شاہکار

میں نے خیالیں دیتے ہوئے شیخ سعدی اور حافظ شیرازی کو ایک دور میں شمار کیا تھا جس پر حسرت صاحب بہت بگڑے ہیں چنانچہ اپنی تاریکدانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "خواجہ حافظ کے معاملہ میں بھی ان سے اس قسم کی غلطی ہوئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے "حضرت حافظ شیرازی نے جو اسی دور کے بزرگ ہیں اس دور سے یا شمس کا مقصود شیخ سعدی کا دور ہے۔ گویا شمس صاحب شیخ سعدی اور خواجہ حافظ کو ہم عصر سمجھتے ہیں۔ یہ غلطی اگرچہ بے حد افسوسناک ہے۔ لیکن ہم انہیں اس باب میں معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ادنےٰ طبقہ کے لوگوں میں ۔۔۔۔ حافظ اور سعدی کی معاصرانہ نوک جھونک کے متعلق بہت ہی عجیب و غریب روایتیں مشہور ہیں۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ شیخ سعدی خواجہ حافظ کے چچا یا ماموں تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمس صاحب بھی اسی قسم کی کوئی روایت سنکر غلط فہمی کا شکار ہو گئے"

پھر لکھتے ہیں "لیکن اس کا سرمایہ علم کیا ہے۔ چند بازاری گپیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ حافظ اور سعدی ہم عہد تھے۔ یا عطر القواعد جیسی عجیب و غریب کتاب۔ بہرحال جو شخص شاہ نعمت اللہ کرمانی کو سعدی اور حافظ سے متقدم سمجھتا ہے۔ اور حافظ کو سعدی کا ہم عصر سمجھتا ہے۔ عروض کے قواعد کے ایک مشہور قاعدہ سے اس کی بےخبری چنداں حیرت انگیز نہیں"

غرضکہ حسرت صاحب نے میرے اس فقرہ پر کہ "حافظ شیرازی بھی اسی دور کے بزرگ ہیں۔ جس دور کے شیخ سعدی تھے" بہت ناک بھوں چڑھائی ہے۔ اور اپنی تاریکدانی پر بے حد اتراتے ہیں۔ مگر انشاء و لاغیوری کا ڈھول پیٹنے والے حسرت صاحب کو یہ لکھ کر سن لینا چاہئے۔ کہ حافظ شیرازی کا اسی دور کا شاعر ہونا جس دور کے شیخ سعدی تھے۔ ان کے ہم عصر ہونے کو مستلزم نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

میں نے "ہم عصر" کا لفظ نہیں لکھا تھا "دور" کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اور ہم عصر اور دور میں بہت فرق ہے۔ ہم عصر نہ ہونے کے باوجود دو شاعروں کا ایک دور میں سے ہونا بالکل ممکن اور صحیح ہے۔ حسرت صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ شعراء کے دور اور طبقات مقرر کئے گئے ہیں۔ حافظ شیرازی اور شیخ سعدی کا باوجود سو سال کے فرق کے ایک دور کا شاعر ہونا صحیح ہے۔ چنانچہ پروفیسر آزاد نے اپنی کتاب سخندانِ فارس میں شعراء فارس کے چار طبقات بیان کئے ہیں۔ اور تیسرے طبقے میں انہوں نے سعدی اور حافظ شیرازی کو شمار کیا ہے۔ چنانچہ شیخ سعدی کے متعلق لکھتے ہیں "شیخ سعدی اس طبقہ کے شیریں کلام شاعر ہیں۔ اور آج تک پھیکے نہیں ہوئے۔ ۶۹۱ھ میں فوت ہوئے" اور خواجہ حافظ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ ان کو "غزل میں کمال حاصل تھا۔ غزل ایسی لکھ گئے۔ کہ آج تک سب آنکھوں پر رکھتے ہیں ۷۹۱ھ میں انتقال فرمایا" پروفیسر آزاد نے ۸۰۰ھ کے بعد کے شعراء کو طبقہ چہارم میں شمار کیا ہے۔ اس لحاظ سے نعمت اللہ کرمانی بھی طبقہ سوم میں سے ہوئے ؛

## مسجد دار السعۃ کا سنگ بنیاد

اہالیانِ محلہ دار السعۃ کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۳۰ ستمبر کو بعد اختتام تقریب نکاح نو بجے صبح بذریعہ موٹر محلہ دار السعۃ میں رونق افروز ہوئے۔ اور مسجد کے محراب کی بنیاد میں حضور نے پانچ اینٹیں اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائیں۔ ہر اینٹ کے رکھتے ہوئے حضور دعا فرماتے رہے۔

ازاں بعد تمام احباب کے ساتھ حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ بعد میں شیرینی تقسیم کی گئی ؛

(خاکسار خواجہ معین الدین پریذیڈنٹ محلہ دار السعۃ قادیان)

# جموں میں مظہر علی صاحب کی درگت



جموں ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء۔ گذشتہ شب خانقاہ پیر مٹھا کے صحن میں احرار کا جلسہ زیر صدارت مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر اللہ رکھا ساغر نے کی۔ جس میں ان نے احراریوں کی پوزیشن صاف کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے عاجزی سے درخواست کی۔ کہ مظہر علی صاحب پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اگر کسی نے اعتراض کرنا بھی ہو۔ تو لکھ کر دے۔ اس کے بعد رحمت پھگواڑی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ایک فحش نظم پڑھی۔ مابعد مظہر علی نے احمدیت کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ تا کہ احرار کا کھویا ہوا وقار از سر نو قائم کر سکے۔ انہوں نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے غلط واقعات پیش کر کے اپنی بریت کرنے کی ناکام سعی کی۔ اور سید حبیب صاحب۔ ایڈیٹر صاحب انقلاب۔ مولوی ظفر علی صاحب اور ڈاکٹر محمد عالم صاحب وغیرہ پر ناروا حملے کرنا شروع کر دیئے۔ اس پر سامعین نے آوازے کسے۔ کہ تم غداروں پر حملہ کرنے والے کون ہو مسلمانوں کی طرف سے مظہر علی سے سوال کیا گیا۔ کہ تم نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی قیادت کو کیوں تسلیم نہیں کیا؟ اس کا جواب اس نے کوئی نہ دیا۔ آخر جب مسلمانوں نے ناک میں دم کر دیا۔ تو اپنے سر سے بلا ٹالنے کے لئے احمدیت کی آڑ لینی شروع کر دی۔ ادھر امیر ملت زندہ باد۔ مظہر علی مردہ باد۔ اور احرار مردہ باد کے نعرے بلند ہونے لگے۔ جلسہ گاہ میں ہلڑ مچ گیا صاحب صدر اور اللہ رکھا ساغر مجمع پر قابو پانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ مگر ابھی منہ سے ایک بات بھی نہ نکلی تھی۔ کہ مسلمانوں نے بے نقط سنانی شروع کر دیں۔ اور کہا۔ کہ جب تک سوال کا جواب نہ دیا جائیگا تب تک ہم ایک بات بھی سننے کے لئے تیار نہیں۔ جب مظہر علی کے باڈیگارڈ نے جسے وہ سیالکوٹ سے ہمراہ لایا تھا۔ دیکھا۔ کہ ان کے جرنیل کی سخت ذلت ہو رہی ہے۔ تو اس نے حملہ بول دیا۔ اس گھمسان میں دو آدمی پٹ گئے۔ نوبت یہاں تک پہونچی کہ افسران پولیس کو مزید نفری منگوانی پڑی۔ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس خود موقعہ پر تشریف لے آئے۔ مظہر علی رونی صورت بنا کر پھر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ بڑا افسوس ہے۔ کہ تم نے یونہی شور مچا دیا۔ تم پر کوئی اعتبار نہیں رہا۔ ایک وقت تھا۔ کہ تم عطاء اللہ کو امیر شریعت تسلیم کرتے تھے۔ لیکن آج اس کو۔ اس کی بیوی۔ بہن اور بچی کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ وقت دور نہیں۔ کہ یہی سلوک تم امیر ملت سے بھی کرو۔ تمہارے لئے صرف دو راستے کھلے ہیں۔ یا تو مرزا محمود کی غلامی اختیار کرو۔ یا اس کی مخالفت کرو" (نامہ نگار)

## نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مطابق پنجاب کے حلقہ ہائے انتخاب

شملہ ۳۰ ستمبر حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ نیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پنجاب کو کونسل آف اسٹیٹ میں ۱۶ نشستیں دیتا ہے۔ اس میں سے ایک عورت کیلئے ہوگی۔ جسے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی منتخب کرے گی۔ باقی ۱۵ نشستیں حسب ذیل ہونگی۔

مسلم ۸ سکھ ۴ عام ۳

حکومت پنجاب ان نشستوں کے لئے سردست مندرجہ ذیل حلقہ ہائے انتخاب اور ہر حلقہ کی حسب ذیل آرا تجویز کرتی ہے۔

**مسلم** - انبالہ اور جالندھر ڈویژن - ۸۶۳ لاہور ڈویژن (ضلع لاہور چھوڑ کر) ۸۵۳ لاہور اور منٹگمری کے اضلاع ۷۳۱۔ ضلع لائلپور ۸۸۵۔ ضلع شاہپور ۶۸۷۔ ضلع ملتان ۷۶۳۔ اضلاع جہلم۔ راولپنڈی و گجرات ۷۸۵ اضلاع جھنگ۔ میانوالی۔ مظفر گڑھ و ڈیرہ غازیخاں ۷۱۵۔

**سکھ** - انبالہ اور جالندھر ڈویژن (ضلع فیروزپور کے علاوہ) ۷۵۵۔ لاہور ڈویژن (اضلاع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ و فیروزپور کے علاوہ۔ ۹۳۳۔ ضلع لائلپور۔ ۸۰۴۔ اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ۔ راولپنڈی ڈویژن و ملتان ڈویژن (ضلع لائلپور چھوڑ کر) ۷۳۶....

# چندہ تحریکِ جدید میں احمدی خواتین قادیان کا حصہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک جدید میں جہاں مخلص مردوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کی مستورات نے بھی اپنے جوش اور اخلاص کا وہ شاندار نمونہ دکھلایا ہے۔ جس کی نظیر اس زمانہ میں کہیں اور نہیں مل سکتی۔ احمدی مستورات نے اپنے امام کے ارشاد پر پہلے بھی کئی عظیم الشان مالی قربانیاں کی ہیں۔ چنانچہ "احمدیہ مسجد لنڈن" احمدی خواتین کے ہی چندہ سے طیار ہوئی جہاں میں چندہ تحریک جدید میں بھی انہوں نے اعلیٰ اخلاص کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ صرف قادیان کی مستورات نے -/۳۸۵۷ روپیہ کا وعدہ کیا اور اب تک اس میں سے اسّی فی صدی سے زائد رقم داخل کر دی ہے۔ قادیان کی احمدی مستورات کی یہ رقم ہندوستان اور بیرون ہند کی تمام بڑی بڑی جماعتوں کے وعدوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔

مستورات قادیان کے علاوہ ہندوستان کی مستورات کے وعدہ کی رقم ۵۶۹۵ ہے۔ اور بیرون ہند کی احمدی بہنوں کی رقم -/۱۳۹۹ ہے۔ اس طرح کل رقم احمدی مستورات کی -/۱۱۴۷۹ ہے۔ جو کل وعدہ کا ۱/۴ سے بھی زیادہ ہے۔

چونکہ ہندوستان اور بیرون ہند کی مستورات کی فہرست الگ شائع کی جائے گی۔ اس لئے صرف قادیان کی مستورات کے چندہ کی فہرست دی جاتی ہے۔

فنانشل سکرٹری

اہلیہ صاحبہ سید ناصر شاہ صاحب مہ
طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب عہ
اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب دتو منڈی عہ
اہلیہ صاحبہ مالی محمد الدین صاحب مرحوم مہ
عائشہ صاحبہ اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب مہ
اہلیہ محمد زمان صاحب مہ
والدہ صاحبہ محمد نور صاحب مہ
فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد زمان صاحب مرحوم مہ
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری مہ
والدہ صاحبہ ماسٹر نذیر خان صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ شادی خان صاحب مرحوم مہ
سائی مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ مہ
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر عہ
نیک بی بی صاحبہ اہلیہ منشی محمد الدین صاحب پنشنر مہ
آمنہ بی بی دختر منشی محمد الدین صاحب پنشنر مہ
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے مہ

والدہ صاحبہ ملک صلاح الدین صاحب مہ
مریم بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب نوشہرہ ۳۰
سلمہ بی بی صاحبہ اہلیہ سید صادق علی صاحب عہ
سعیدہ صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب عہ
عائشہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب برق ۱۵
شاکرہ بی بی صاحبہ مہ
اہلیہ صاحبہ مستری محمد یعقوب صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ اللہ یار ٹھیکیدار مہ
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ منشی فضل کریم صاحب مرحوم مہ
زینب اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام علی صاحب عہ
سردار بیگم صاحبہ عہ
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر لعل الدین صاحب عہ
والدہ صاحبہ مولوی محمد یار صاحب مہ
صادقہ صاحبہ بنت استانی میمونہ صاحبہ عہ
اہلیہ صاحبہ ولی محمد صاحب مہ
والدہ صاحبہ سردار النساء مہ
اہلیہ صاحبہ محمد یعقوب صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر نور بخش صاحب عہ
ہمشیرہ شیر شاہ صاحب عہ
جنت بی بی صاحبہ اہلیہ نور احمد صاحب مہ

اہلیہ میاں محمد یوسف صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ عبدالقادر صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ محمد سبحان صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ میاں فضل محمد صاحب بٹالوی مہ
اہلیہ صاحبہ محمد سلیم صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرحیم صاحب مہ
امۃ المجید صاحبہ مہ
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب مہ
والدہ صاحبہ میاں عبداللہ صاحب مرحوم مہ
زینب صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ میاں چراغ دین صاحب مہ
آمنہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب امرتسر عہ
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد افضل شاہ صاحب عہ
عائشہ بیگم صاحبہ عہ
کریم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا مہرالدین صاحب مہ
سعیدہ بیگم صاحبہ عہ
اہلیہ صاحبہ میاں غلام محمد صاحب مہ
نور بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نور اللہ صاحب مہ
نور بی بی اہلیہ میاں نورالدین صاحب مہ
جنت بی بی صاحبہ مہ

وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی گوہر صاحب مہ
اہلیہ صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب جودھ پور مہ

محلہ دارالمسیح

استانی مریم صاحبہ -/۳۰
سلطانہ رقیہ صاحبہ بنت سید محمود اللہ شاہ صاحب -/۱۰
عزیزہ رضیہ صاحبہ -/۱۵
والدہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب -/۱۰
اہلیہ صاحبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب -/۱۰
سردار النساء صاحبہ -/۳۵
اہلیہ صاحبہ مرزا محمد اشرف صاحب -/۵
مظفر بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد اشرف صاحب -/۵
سعیدہ رشیدہ صاحبہ -/۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب -/۱۰

محلہ دارالرحمت

سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب -/۱۰
حسین بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب -/۱۰
سعیدہ صاحبہ اہلیہ بابو عبداللہ صاحب اوورسیر -/۱۰
حفیظن صاحبہ -/۱۵
زینب صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب -/۱۰
نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب -/۱۰
محمودہ خاتون صاحبہ سائیکل
حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب -/۱۰
کلثوم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب -/۱۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب -/۱۰
فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ -/۱۰
عزیزہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب ٹھیکیدار -/۱۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد امیر صاحب -/۱۰
جیلانی بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صادق علی صاحب -/۱۰
مبارکہ صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب -/۱۰
حلیمہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب افریقہ -/۱۰

فاطمہ صاحبہ اہلیہ میاں احمد الدین صاحب زرگر -/۱۰
امۃ البصیر صاحبہ اہلیہ کرم الٰہی صاحب سلیمی -/۱۰
فضل نور صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب -/۱۰
اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرحیم صاحب -/۵
اہلیہ صاحبہ بھائی محمود احمد صاحب -/۱۵
شریفن صاحبہ -/۵
عنایت بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم فیروز الدین صاحب -/۵
حبیب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم فیروز الدین صاحب -/۵
جنت بی بی اہلیہ بابو نور محمد صاحب -/۵
صالحہ صاحبہ اہلیہ میاں سراج دین صاحب -/۵
والدہ میاں محمد شریف صاحب -/۵
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب -/۱۰
ظفر نور صاحبہ نرس -/۵
نور بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نواب الدین صاحب -/۵
والدہ صاحبہ منشی محمد حمید الدین صاحب -/۵
عائشہ صاحبہ اہلیہ منشی عبدالرحیم صاحب -/۵
زینب صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب مس گر -/۵
استانی فاطمہ خاتون صاحبہ -/۱۵
زبیدہ صاحبہ اہلیہ ایوب احمد صاحب -/۵
زینب صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب -/۱۰

محلہ دارالانوار

اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صادق صاحب -/۵
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب -/۵
اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب -/۵
آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ نیک محمد خان صاحب -/۵
والدہ ورد صاحب -/۵
اہلیہ محمد حیات صاحب -/۵
اہلیہ محمد شریف صاحب -/۵
اہلیہ مدد خان صاحب -/۵
سعیدہ اہلیہ میاں اللہ دتا صاحب -/۵
اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی -/۵
اہلیہ صاحبہ عبدالقادر صاحب قادیانی -/۵

باقی

# موسم سرما میں سال بھر کی آمدنی

وہ بیکار احمدی برادران جو قلیل سرمایہ رکھتے ہوں۔ اور وہ اصحاب جو مستقل تجارت پیشہ ہوں ہماری امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) گرم کوٹوں کی گانٹھیں منگوا کر کسی قصبہ۔ شہر یا گاؤں میں فروخت کریں۔ قلیل سرمایہ سے انشاء اللہ معقول منافع ہو گا۔ اس سال امریکہ کا مال خاص انتظام کے ماتحت عمدہ صاف ستھرا۔ دھلا ہوا آیا ہے۔ ایسا عمدہ اور فائدہ مند مال دوسری جگہ سے نہ ملے گا۔ احمدی برادران سے نرخ میں خاص رعائت ہے۔ مال بھی احتیاط اور غور سے عمدہ بھیجا جاتا ہے ؀

بیوپاریوں کی سہولت کے لئے ملے جلے دکسنڈ کوٹوں کی چھوٹی گانٹھیں مالیتی دوسو و ایک سو روپیہ موجود ہیں۔ جن میں ہر ضروری میل کے کوٹ۔ مردانہ ہاف۔ مردانہ جیسٹر اوورکوٹ۔ لڑکوں کے کوٹ واسکٹ درجہ سپیشل۔ اول۔ دوم۔ سوم ہیں۔ جکی ہر جگہ مانگ ہے۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو نیوالا مال ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھایئے۔ موسم آگیا ہے جلد آرڈر دیجئے۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے دیگر امور کیلئے مفصل لسٹ طلب کریں

**ایس۔ رفیق بھائی (تھوک فروشان) جیکب سرکل بمبئی**

## ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ

# ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے۔ علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ:۔ **ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیرز۔ بٹالہ۔ پنجاب**

الفضل کی کتابت "شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ" سے کی جاتی ہے

شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ:۔ **اے شیر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ جالندھر شہر پنجاب**

# مژدۂ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی و اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کی خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان ہی میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصے میں بھی نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل سبحان جہاں ہیر آئیل رجسٹرڈ استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی دس آنے

ملنے کا پتہ:۔ **ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور**

# امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ....... اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں ؀

**ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ**

# اشتہار شائع کرانے والے اصحاب سے

ہزاروں لاکھوں انسان الفضل کے ہر ایک لفظ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ ہر چیز کو خاص اعتماد کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے اجرت بالکل کم ہے۔ اس لئے الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں ؀

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**عدیس آبابا۔ ۳ ستمبر** شہنشاہ حبشہ نے جنگ کی عام تیاری کے حکم پر دستخط کر دیئے ہیں۔ لیکن لیگ کے احترام کے لئے جنگ کی عام تیاری کے حکم کے نفاذ کو ملتوی کر دیا جائے گا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جنگ ۱۰ اکتوبر سے پہلے ہی شروع ہو جائے گی۔ ہرار میں مقیم اطالوی قونصل کی طرف سے اطالوی سفارت خانہ کو فی الفور چھوڑنے کا حکم موصول ہوا ہے۔

**شملہ۔ ۳۰ ستمبر** سرحد کی صورت حالات کے متعلق گورنمنٹ کا تازہ اعلان مظہر ہے۔ کل فوجی دستے جو اردگرد کے علاقہ میں بطور جاسوس گھوم رہے تھے۔ ان کا قبائلی لشکر سے تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں فریقین کے بہت سے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ دو برطانوی افسر ہلاک ہو گئے۔ اور ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان سپاہی زخمی ہوئے۔ دشمن کے بھی بہت آدمی زخمی اور ہلاک ہوئے۔

**نئی دہلی۔ ۳۰ ستمبر** آج دہلی پوسٹ آفس کے صحن میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ جونہی پولیس کو خبر ملی ایک ہزار پولیس کنسٹیبل اور افسر موقع پر پہنچ گئے اور انہوں نے تمام سڑکوں اور راستوں کو روک لیا۔ تحقیقات جاری ہے لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

**ہوانا ۲۹ ستمبر** اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شدید طوفان کی وجہ سے ۳۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ تین سو زخمی ہوئے ہیں۔ اور جائداد کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔

**شملہ۔ ۳۰ ستمبر** ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہمند علاقہ میں کمین گاہوں سے گولیاں برسائے جانے سے دو برطانوی افسر ہلاک اور دو زخمی ہوئے اور فرنٹیئر فورس کے ۱۳ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔

**طرابلس۔ ۳۰ ستمبر** طرابلس میں مقیم فوج کے اطالوی کمانڈر انچیف نے تمام عربوں کو جو اس ملک میں مقیم ہیں حکم دیا ہے۔ کہ ۲۰ سے ۶۰ سال کی عمر کے تمام اشخاص فوج میں بھرتی ہوں۔ ۱۳ اور ۲۰ سال تک کی عمر کے لڑکوں کو بھی فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائے موت دی جائے گی۔

**تیرانا۔ ۳۰ ستمبر** البانیہ میں پھر بغاوت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پولیس اور فوج نے باغیوں پر آتش بازی کی۔ جس کے نتیجہ میں ۲۴ باغی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے۔ چار سو کے قریب گرفتار کئے گئے۔ علاقہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

**استنبول۔ ۳۰ ستمبر** مشرقی ترکی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت بلغاریہ نے دو مساجد کو گرجا گھروں میں منتقل کر دیا ہے۔ اس پر بلغاریہ کی ترکی آبادی نے احتجاج کیا۔ حکومت نے مظاہرین کو گولی سے اڑا دیا۔ اور سینکڑوں ترکوں کو جیل میں دھکیل دیا ہے۔

**لاہور۔ ۲۹ ستمبر** آج بعد نماز مغرب مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں متعدد تقریریں ہوئیں۔ پیر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا مسلمانوں نے ۲۰ ستمبر کے مظاہروں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمان امن کے علمبردار ہیں نیز آپ نے ہر مسلمان کو تلوار رکھنے کی ہدایت کی۔

**عدیس آبابا۔ ۳۰ ستمبر** فرانسیسی سمالی لینڈ کے ایک قبیلہ اور حبشیوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی۔ قبیلہ کے ساٹھ افراد ہلاک ہوئے اور طرفین کے تین سو کے قریب آدمی زخمی ہوئے۔

**حیدرآباد** (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت اعلیٰ حضرت نظام نے آریہ سماج نیلنگہ کی درخواست پر نیلنگہ کے مسمار شدہ مندر کو از سر نو تعمیر کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ اور ضبط شدہ جائداد بھی واپس کر دی ہے۔

**الہ آباد۔ ۳۰ ستمبر** کل ہندوؤں کی طرف سے رام لیلا کا جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا۔ اس لئے رام مندر پر پولیس کا پہرہ مضبوط کر دیا گیا۔ صورت حالات چونکہ تشویشناک ہے۔ اس لئے ممکن ہے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے۔

**حیدرآباد۔ ۳۰ ستمبر** آج اعلیٰ حضرت تاجدار دکن کی انتالیسویں سالگرہ بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ فتح میدان میں فوج نے نہایت شاندار طور پر پریڈ کی اور اعلیٰ حضرت نظام نے سلامی لی۔

**مدورا۔ ۳۰ ستمبر** ضلع رام ند کے ایک گاؤں میں آتش زدگی سے ۹۶ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ایک عورت بھی جل گئی۔

**نیپلز۔ ۳۰ ستمبر** کل دس ہزار اطالوی سپاہی پانچ جہازوں میں سوار ہو کر مشرقی افریقہ کو روانہ کئے گئے۔

**امرتسر ۲۹ ستمبر** مجلس اتحاد ملی نے ایک اجلاس منعقد کر کے مولوی بہاء الحق لیکچرار ایم۔ اے۔ او انٹرمیڈیٹ کالج امرتسر کے خلاف قرارداد مذمت منظور کی۔ اور تجویز ہوئی کہ ارکان انجمن اسلامیہ امرتسر کی خدمت میں ایک وفد بھیج کر مطالبہ کیا جائے کہ مولوی بہاء الحق کو فوراً علیحدہ کر دیا جائے۔ مولوی صاحب مذکور نے ایک طالب علم کو محض اس بنا پر پیٹا تھا۔ کہ اس نے احرار زندہ باد کہنے سے انکار کر دیا تھا۔

**شملہ۔ ۳۰ ستمبر** ملک معظم کی طرف سے ایک وائٹ پیپر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کونسل آف سٹیٹ اور صوبائی مجالس قانون ساز کے ووٹروں اور فیڈرل لیجسلیچر کے لئے چیف کمشنروں کے ماتحت صوبوں کے ووٹروں کے متعلق تجاویز درج ہیں۔

**بمبئی۔ ۳۰ ستمبر** اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ شروع ہو جانے کی خبر نے مقامی تجارتی حلقوں میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ روئی اور دیگر تجارتی اشیاء کے نرخ بڑھ رہے ہیں۔

**الہ آباد۔ ۳۰ ستمبر** کانگرس میں مسٹر گاندھی کے واپس آنے کی خبر بے بنیاد تصور کی جاتی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید پنڈت جواہر لال نہرو بھی کانگرس کی صدارت منظور نہ کریں۔

**لاہور۔ ۳۰ ستمبر** انجمن اسلامیہ پنجاب نے ہندوستانی ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کو عرضداشت بھیجی ہے۔ جس میں دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق اعتراض کئے گئے ہیں۔ اور اس امر کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ دیہاتی حلقوں کے مسلمانوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے بہت کم نشستیں ملی ہیں۔ اور انہیں اگر ویٹج نہ دیا جائے۔ تب بھی وہ ۱۲ نشستوں کے حقدار ہیں۔

**لاہور۔ ۳۰ ستمبر** سر فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب نے مسلم مقابر کے تحفظ کے لئے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ اگر اس مسودہ کی عامۃ المسلمین نے تائید کی۔ تو اسے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں پرائیویٹ بل کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

**نینی تال۔ ۳۰ ستمبر** تین سال حالت جمود میں رہنے کے بعد یو پی پراونشل مسلم کانفرنس کا نئے سرے سے احیاء عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کے آئندہ اجلاس جو لکھنؤ میں منعقد ہو گا۔ کی صدارت کے لئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کو منتخب کیا گیا ہے۔

**امرتسر۔ ۳۰ ستمبر** گیہوں تیار ۲ روپے ۴ آنے چھ پائی نخود تیار ۲ روپے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے چھ پائی۔ چاندی دیسی ۶۶ روپے ہے۔



عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی